اداریہ!!!

علم کیا ہے؟ یہ وہ عظیم وصف ہے جو انسان کو نہ صرف یہ کہ شرافت و تہذیب کا سرمایہ بخشتا ہے، عزّت و عظمت کی دولت سے نوازتا ہے، اخلاق و عادات میں جلا پیدا کرتا ہے اور انسانیت کو انتہائی بلندیوں پر پہنچاتا ہے، بل کہ قلبِ انسانی کو عرفان الٰہی کی مقدس روشنی سے منوّر کرتا ہے، ذہن و فکر کو صحیح عقیدے کی معراج بخشتا ہے اور دل و دماغ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت گزاری کی راہِ مستقیم پر لگاتا ہے۔ اسلام! جو انسان کے لیے ترقی و عظمت کی راہ میں سب سے عظیم مینارۂ نور ہے، وہ اِس عظیم وصف کو انسانی برادری کے لیے ضروری قرار دیتا ہے اور اس کے حصول کو دینی و دنیوی ترقی و کامیابی کا زینہ بناتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اسلام ہر اُس علم کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو اسلامی عقیدہ و عمل سے مزاحم ہوئے بغیر انسانی معراج کا ضامن ہو، اسلام کسی بھی علم کے حصول کو منع نہیں کرتا، لیکن ایسے علم سے وہ بے زاری کا اظہار بھی کرتا ہے جو ذہن و فکر کو گمراہی کی طرف موڑ دے یا انسان کو اللہ اور اُس کے رسول سے ناآشنا رکھ کر دہریت کے راستے پر لگا دے۔

علم ایک لازوال دولت ہے، اسلام میں اس کے حصول کے لیے بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے قرآن کریم کے نزول کا آغاز 'پڑھنے، علم اور کتابت' کے ذکر سے کیا ہے، علم انسان کو سعادت و تکامل کا راستہ دکھاتا ہے اور اُسے قوی و توانا بناتا ہے۔ لغت میں 'علم' جہالت کی ضد ہے، اور اس سے مراد 'کسی چیز کی اصل حقیقت کو مکمل طور پر پالینا' ہے۔ اصطلاح میں بعض علما کے نزدیک 'علم' سے مراد وہ معرفت ہے جو جہالت کی ضد ہے۔ جب کہ دیگر اہل علم کا کہنا ہے کہ 'علم' اِس بات سے بالاتر ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ مطلب یہ کہ لفظ 'علم' خود اتنا واضح ہے کہ اس کی تعریف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

علم وہ دولت ہے، جو میراث میں نہیں ملتی، حصولِ علم کے لیے جو بھی جد و جہد کرتا ہے، وہ مراد کو پالیتا ہے، اِس میراث کا تعلق رنگ، نسل، زبان، خطے یا کسی بھی طرح کے کسی امتیاز کے ساتھ نہیں ہے۔ امام ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشہرزوری (م: ۶۴۳ھ) لکھتے ہیں:

ہمارے پاس امام ابن شہاب زہریؒ (م: ۱۲۴ھ) سے روایت بیان کی گئی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ میں عبد الملک بن مروان (م: ۸۶ھ) کے پاس آیا۔ اُس نے کہا: اے زہری! تو کہاں سے آیا ہے؟ میں نے کہا: مکہ سے۔ اُس نے کہا: تو نے مکہ میں پیچھے کس کو چھوڑا ہے، جو اُن کا سردار ہو؟ میں نے کہا: عطاء بن ابی رباحؒ (م: ۱۱۴ھ) کو۔ اُس نے کہا: وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عجمیوں میں سے ہے۔ اُس نے کہا: وہ کس وجہ سے ان کا سردار بنا ہے؟ میں نے کہا: دیانت اور روایت کی وجہ

سے، (عطاء سردار بنا ہے)۔ اُس نے کہا: اہلِ یمن کی سرداری کون کرتا ہے؟ میں نے کہا: یزید بن ابی حبیبؒ (م:۱۲۸ھ)۔ اُس نے کہا کہ وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عجمیوں میں سے۔ اُس نے کہا: اہلِ شام کی سرداری کون کرتا ہے؟ میں نے کہا: میمون بن مہران (م:۱۱۶ھ)۔ اُس نے کہا: وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عجمیوں میں سے۔ اُس نے کہا: اہلِ خراسان کی سرداری کون کرتا ہے؟ میں نے کہا: ضحاک بن مزاحمؒ (م:۱۰۲ھ)۔ اُس نے کہا: وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عجمیوں میں سے۔ اُس نے کہا: اہلِ بصرہ کی سرداری کون کرتا ہے؟ میں نے کہا: حسن بن ابی الحسنؒ (م:۱۱۰ھ)۔ اُس نے کہا: وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عجمیوں میں سے۔ اُس نے کہا: تجھ پر افسوس ہے! اہلِ کوفہ کی سرداری کون کرتا ہے؟ (یہ اِس وجہ سے کہا کہ اب تک خلیفہ کے دریافت کردہ تمام محدثین عجمی تھے اور کسی بھی عربی محدث کا ذکر نہیں آیا تھا جس پر خلیفہ کو تعجب ہوا)

میں نے کہا: ابراہیم نخعیؒ (م:۹۶ھ)۔ اُس نے کہا: وہ عرب میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟ میں نے کہا: عرب میں سے ہے۔ اُس نے کہا: اے زہری! تجھ پر افسوس ہے (یہ خلیفہ نے خوشی کی وجہ سے کہا کیوں کہ عربی محدث کا ذکر بھی آ گیا) تو نے میری پریشانی کو دور کر دیا، اللہ کی قسم! البتہ عجمی لوگ عرب پر سرداری کرتے ہیں، یہاں تک وہ منبروں پر بیٹھ کر خطبہ دیتے ہیں اور عرب اُن کے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں۔

میں نے کہا: امیر المومنین! یہ اللہ اور اس کے دین کا معاملہ ہے، جس نے اس کو محفوظ کیا ہے وہ سردار ہوا، اور جس نے اس کو ضائع کیا وہ گرا (چاہے وہ عربی ہو یا عجمی ہو)۔

خدمتِ علم کے جذبے سے دس تحقیقی مقالات پر مشتمل مجلہ علوم اسلامیہ یہ کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے، جن میں سے چار چار مقالہ جات اُردو اور انگریزی زبان میں ہیں، جب کہ دو عربی میں ہیں۔ امید ہے کہ یہ مجلہ تشنگانِ علم کی سیرابی کا باعث ہو گا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کہ جملہ کارکنانِ مجلہ کے لیے اسے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

ڈاکٹر حافظ افتخار احمد

مدیر